فتویٰ نمبر مع رجسٹر نمبر	تاریخ نقل فتاوی	نام وپتہ مستفتی	مضمون سوال وجواب	تبویب	عنوان
25 / 5'6	9/5 22 / 11/4/2001				پٹرول پمپ کے مالک کو دو لاکھ روپے بطور مضاربت دینے اور اس کے جواز کی صورتوں کا حکم

استفتاء

محترم جناب مفتی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک شخص ایک پٹرول پمپ کے مالک کو دو لاکھ روپے مضاربت پر دینا چاہتا ہے، جس سے پٹرول پمپ کا مالک کچھ آلات خرید کر ٹائر پنکچر بنانے کا کام کرے گا، اور جو نفع حاصل ہوگا وہ دونوں فریق آپس میں متعین نسبت سے تقسیم کرلیں گے، آیا کاروبار کیلئے مضاربت کا طریقہ اختیار کرنا جائز ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداومصلیا

صورتِ مسئولہ میں شرکت یا مضاربت تو نہیں ہوسکتی، لـلعبارة الاولی۔ البتہ اس معاملہ کے جواز کی چند صورتیں ہوسکتی ہیں:۔

(۱) دو لاکھ روپے سے جو آلات خریدے جائیں وہ رقم فراہم کرنے والے کی ملکیت سمجھے جائیں، اور ٹائروں میں پنکچر لگانے کا کام جو پٹرول پمپ کی ایک مخصوص جگہ پر انجام دیا جائے، دونوں کا مشترک کاروبار سمجھا جائے یعنی لوگوں کو معلوم ہو کہ یہ دونوں مشترک طور پر اس کام کی ذمہ داری قبول کرتے ہیں، اور جو شخص پنکچر لگوانے کیلئے آئے، وہ اپنے کام کی تکمیل کا مطالبہ دونوں سے کرسکے، یعنی اگر کسی گاہک نے پنکچر بنوانے کیلئے ٹائر دیا، اور پٹرول پمپ والے نے پنکچر نہیں بنایا تو گاہک دوسرے شخص سے جو آلات کا مالک ہے، جا کر مطالبہ کرسکے کہ میرا پنکچر بنوادو، اور آلات کا مالک یہ ذمہ کاری قبول کر کے پنکچر بنانے یا بنوانے کا ذمہ دار ہو۔ اس صورت میں یہ ضروری نہیں کہ آلات کا مالک ہر وقت اس جگہ موجود رہے، نہ یہ ضروری ہے کہ وہ خود عملاً پنکچر بنانے کا کام کرے، لیکن صرف اتنی بات ضروری ہے کہ آلات کا مالک کام کی ذمہ داری میں شریک سمجھا جاتا ہو، اور گاہکوں کو یہ بات معلوم ہو، اس صورت میں پنکچر بنانے کی آمدنی دونوں طے شدہ تناسب سے تقسیم کرسکتے ہیں۔

(۲) دوسری صورت یہ ہو کہ دو لاکھ روپے دینے والا آلات خرید کر پٹرول پمپ والے کو کرائے پر دیدے، اور ان آلات کے استعمال کا ایک کرایہ مقرر کر کے لیتا رہے۔ اس صورت میں پنکچر بنانے کی جتنی اجرت حاصل ہوگی وہ ساری کی ساری پٹرول پمپ والے کی ہوگی، البتہ وہ آلات کے مالک کو طے شدہ کرایہ ادا کرتا رہیگا۔ یہ صورت شرکت یا مضاربت کی نہیں، بلکہ اجارہ کی ہے، اور اجارے کیلئے ایک مدت معین کرنا ضروری ہے کہ یہ معاملہ اتنی مدت تک جاری رہے گا، کرایہ داری کا معاہدہ ختم ہونے پر آلات کا مالک آلات واپس لے سکتا ہے۔

(۳) مذکورہ بالا دو صورتیں تو بے غبار ہیں، اور ان کے جائز ہونے میں کوئی شبہ نہیں، اسلئے انہی صورتوں کو اختیار

کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے، لیکن اگر کسی وجہ سے ان صورتوں پر عمل ممکن نہ ہو تو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک میں سوال میں مذکور معاملہ بھی جائز ہے، یعنی رقم دینے والا پٹرول پمپ کے مالک سے یہ کہے کہ ان دو لاکھ روپے سے تم پنکچر لگانے کے آلات خریدو، اور پھر پنکچر لگانے کا کام کرو، جو اجرت حاصل ہوگی وہ ہم طے شدہ نسبت سے تقسیم کرلینگے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے مزارعت پر قیاس کر کے اس صورت کو بھی جائز قرار دیا ہے (کما فی العبارۃ الثالثۃ) اور بندہ نے متعدد حنبلی علماء سے اسکی تصدیق کی ہے کہ یہ مسئلہ ان کے یہاں مفتی بہ ہے۔

ایک حنفی مسلک کے شخص کو عام حالات میں حنفی مسلک ہی کی پیروی کرنی چاہیئے، اور کسی دوسرے مسلک پر عمل نہیں کرنا چاہیئے۔ لیکن معاملات میں ضرورت کے وقت کسی ماہر حنفی مفتی سے پوچھ کر اسکی ہدایت کے مطابق ائمہ اربعہ میں سے کسی دوسرے امام کے مسلک پر عمل کرنیکی گنجائش ہے، اور حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی قدس سرہ نے ابوحنیفۂ عصر حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی قدس سرہ کی ہدایت پر معاملات میں اسپر عمل بھی فرمایا ہے (کما فی العبارۃ الرابعۃ) آجکل چونکہ خدمات کا کاروبار بہت وسعت اختیار کرچکا ہے، اسلئے اسمیں ابتلاء عام ہے، اور حنابلہ کے مسلک پر خدمات کے کاروبار میں شرکت مذکورہ کی گنجائش معلوم ہوتی ہے وخاصۃً عند عدم النص لعدم الجواز

مذکورہ بالا امور کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں:

العبارة الاولى

ولو كان لأحدهما أداة القصّارين والعمل من الآخر فاشتركا على هذا، فالشركة فاسدة ويجب على العامل أجر مثل الأداة، والربح للعامل (الفتاوى التاترخانية ص ٦٦٩ ج٥)

ولو دفع دابته الى رجل ليؤاجرها على أن الأجر بينهما كانت الشركة فاسدة (عالمگيرية ص ٣٣٤ ج٢)

العبارة الثانية

اذا اقعد الصانع معه رجلا في دكان يطرح عليه العمل بالنصف فهو فاسد في القياس، الا انها استحسن لكونه متعاملا بين الناس وفي نزع الناس عما تعاملوا به نوع حرج، فلدفع الحرج يجوز، اذ ليس فيه نص يبطله (مبسوط السرخسي ص ١٥٩ ج ١١)

ولو أن رجلا أجلس في دكانه رجلا يطرح عليه العمل بالنصف، فالقياس

أن لا تجوز هذه الشركة ......وفى الاستحسان جائزة ، لأن هذه شركة الأعمال لأنها شركة التقبل (بدائع ص ۶۴ ج ۶)

لاعبرة بكثرة عمل أحد الشريكين فى شركة الصنائع ، لأن البدل يقابل الضمان ايضاً (ص ۶۴ ج ۶)

قصاران لأحدهما أداة القصارة وللآخر بيت اشتركا على أن يعملا بأداة هذا فى بيت هذا على ان الكسب بينهما نصفان كان ذالک جائزا......لأن الأجر هنا بدل عن العمل لا عن الآلة ، وقد صار العمل مضمونا عليها فكان بدله لهما (ايضاص ۶۴ ج ۶) وفی البدائع : و یجوز شرط التفاضل فی الکسب اذا شرط التفاضل فی الضمان... سواء عمل الذی شرط له الفضل او لم یعمل لوجود ضمان العمل منه اھ (۶، ۶۲)

العبارة الثالثة

وان دفع رجل دابته الى آخر ليعمل عليها وما يرزق الله بينهما نصفين أو أثلاثا أو كيفما شرطاصحّ نص عليه فى رواية الأثرم ومحمد بن أبى حرب وأحمد ابن سعيد ونقل عن الأوزعى ما يدل على هذا ......وقد اشار أحمد الى ما يدل على تشبيهه لمثل هذا بالمزارعة فقال: لا بأس بالثوب يدفع بالثلث والربع لحديث جابرأن النبى ﷺ أعطى خيبر على الشطر ، وهذا يدل على أنه قد صار فى هذا ومثله الى الجواز لشبهه بالمساقات والمزارعة ، لاالى المضاربة ولا الى الاجارة ونقل أبوداؤد عن احمدفيمن يعطى فرسه على النصف والربع فهو جائز ، وبه قال الأوزاعى .ونقل احمد بن سعيدعن احمد فيمن دفع عبده الى رجل ليكسب عليه ويكون له ثلث ذالک أوربعه فجائز،والوجه فيه ما ذكرناه فى مسئلة الدابة (المغنى لابن قدامة ،كتاب الشركة ص ۶ ۱ ۱تا۸ ۱ ۱ دارالكتب العلميه بيروت)

العبارة الرابعة

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:

كتب الى بعض الاصحاب من فتاوى ابن تيمة كتاب الاختيارات مانصه : ولو دفع دابته أو نخله الى من يقوم له وله جزء من نماءه صح وهو رواية عن

صفحہ

رجسٹر نقل فتاویٰ جامعہ دار العلوم کراچی

تاریخ نقل فتاویٰ	نام و پتہ مستفتی	مضمون سوال و جواب
		احمد (ج: ۴ ص/ ۸۵ س ۱۴) پس حنفیہ کے قواعد کے مطابق تو یہ عقد نا جائز ہے کما نقل فی السوال عن العالمگیریة، لیکن بناء بر نقل بعض اصحاب امام احمد کے نزدیک اسمیں جواز کی گنجائش ہے پس تحرز احوط ہے، اور جہاں ابتلاء شدید ہو تو توسع کیا جا سکتا ہے۔ (امداد الفتاوی ص ۳۴۳ ج ۳ کتاب الاجارة سوال نمبر ۲۹۴) هذا ما ظهر لی، والله سبحانه وتعالی اعلم وعلمه اتم واحکم محمد تقی عثمانی ۲۵/ رجب المرجب ۱۴۲۲ھ الجواب صحیح محمد رفیع عثمانی عفا اللہ عنہ